75

دعوت و اشاعت کا موزوں طریق

(فرمودہ ۱۰ر نومبر ۱۹۲۲ء)

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ میرے گلے میں تکلیف ہے اس لئے میں اختصار سے دو ضروری ہدایتوں کی طرف قادیان کی جماعت کے لوگوں اور بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کا کام ہماری جماعت کے فرائض میں سے ہے اور میں نے بارہا بیان کیا ہے اور یہ بھی بارہا بتایا جا چکا ہے کہ کسی کام کی خوبی خواہ کسی حد تک ترقی کیوں نہ کر گئی ہو۔ اس وقت تک دل نشین نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے پیش کرنے کا طریق دلچسپ نہ ہو۔ پھر کوئی بات صرف دلچسپ طریق سے پیش کرنے پر بھی دل میں نہیں بیٹھ سکتی۔ جب تک ان طریقوں کو نہ استعمال کیا جائے جن سے کسی کو ہم خیال بنایا جاتا ہے لیکن جماعت میں بہت سے لوگ ہیں جو تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر اس میں ایسی غلطی کر جاتے ہیں اور ایسے اہم امور کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نکلنا چاہیئے۔ اور وہ برکات حاصل نہیں ہوتی جو ہونی چاہئیں۔

آج میں ان دو نقصوں کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں جن کی وجہ سے جماعت کی کوششیں اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر رہیں۔ اور جماعت کافی ترقی نہیں کر رہی وہ نقص یہ ہیں۔

مبلغ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جس طرح اعلیٰ درجہ کی چیز کو اعلیٰ طریق پر پیش کرے اسی طرح اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تبلیغ کے عرصہ اور زمانہ کی حد بندی کرے۔ وہ چیز جو چھ مہینے میں ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال نہ کرے کہ ایک ہی مہینہ میں ہو جائے۔ اور جو کام ایک مہینہ میں ہو سکتا ہے اس کو چھ مہینہ پر مت ڈالے۔ کیونکہ اس طرح طاقتوں کا نقصان ہوتا ہے۔

تو زمانہ کا اثر کام پر بہت ہوتا ہے۔ اگر ایک تجربہ کار ڈاکٹر پیٹ کا آپریشن کرے جو دس پندرہ

منٹ میں ہو سکتا ہے لیکن وہ چھ گھنٹہ صرف کرے اور آہستہ آہستہ کام کرے۔ تو اس کی تجربہ کاری مریض کے لئے مفید نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مریض مرجائے گا۔ پس اگر گھنٹوں کا کام مہینوں پر ڈالا جاوے گا تو وہ کام اچھا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خراب ہو گا۔ اسی طرح تبلیغ کے کام کے لئے ایک حد تک صبر ضروری ہے اور ایک حد تک جلدی۔

میں دیکھتا ہوں جماعت میں دونوں قسم کے آدمی ہیں۔ اور اپنی اپنی حد پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو تبلیغ کرنے میں طول امل سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے کام کو تین تین چار چار سال اور اس سے بھی زیادہ پر ڈالتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ کام آہستہ آہستہ ہو جائے گا ان کی آہستگی خواجہ (کمال الدین) صاحب کے لیکچروں کی طرح ہوگی۔ نہ گاڑی منزل پر پہنچے گی نہ مسافر اتریں گے۔ ایسے لوگ کعبہ کی بجائے ترکستان کی راہ لیتے ہیں۔ جیسا کہ خواجہ صاحب احمدیت کی طرف لانے کی بجائے خود غیر احمدیوں کی طرف چلے گئے۔ کہ آہستہ آہستہ تبلیغ کرنی چاہیئے لیکن ان لوگوں کی آہستگی آگے کی طرف لے جانے کی بجائے پیچھے کی طرف ہٹاتی ہے۔ اور آخر تیزی سے ہلاکت کے گڑھے میں لے جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ یہ لوگ غیر احمدی یا پیغامی ہو جاتے ہیں یا مخلص نہیں رہتے۔ بلکہ ایسے لوگوں میں ایک سستی آجاتی ہے۔ چونکہ دین کی اشاعت کے بارے میں ایک حد تک بیکار رہتے ہیں۔ اس لئے ان پر ایک قسم کا فالج پڑ جاتا ہے۔ اور جیسا کہ مفلوج آدمی زندہ تو رہتا ہے۔ مگر بیکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قاعدہ ہے کہ انسان جب تک اپنے اعضاء سے کام نہ لے تو ان میں چستی باقی نہیں رہتی۔ بلکہ ہوتے ہوتے گنٹھیا ہو جاتا ہے۔ پس یہی حال ان لوگوں کا مذہبی طور پر ہوتا ہے جو تبلیغ کے کام میں سستی کرتے اور تبلیغ کو لمبے عرصہ پر ڈالتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک اور شخص ہوتا ہے اس کا معاملہ اس قسم کے لوگوں سے الٹ ہوتا ہے۔ وہ تیزی سے تبلیغ کرتا ہے۔ راستہ میں ایک شخص ملا وہ اس کو کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اور ایک آدھ گھنٹہ تبلیغ پر صرف بھی کرتا ہے۔ اور جب وہ اس عرصہ میں نہیں مانتا تو کہتا ہے کہ اس کے دل پر مہر ہے۔ یہ نہیں مانے گا۔ ظاہر ہے کہ اس کو ہر وقت حضرت ابو بکرؓ جیسے لوگ تو مل نہیں سکتے جو سننے کے ساتھ ہی مان لیں۔ ایسا شخص جلد مایوس ہو جاتا ہے۔ دیکھو ہیرا ایک کوئلہ ہی ہوتا ہے۔ جب وہ کان سے نکلتا ہے تو اس کے ماہر جوہری اس پر بڑی محنت کرتے ہیں اور اس کو مشکل سے تیار کرتے ہیں۔ تب کہیں وہ اپنی قیمت پاتا ہے۔ اسی طرح ایک انسان جس کے دل پر طرح طرح کے زنگ لگے ہوئے ہیں۔ وہ حکایات جو اس نے باپ دادوں سے سنی ہوتی ہیں۔ دل میں رچی ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پندرہ منٹ کی تبلیغ سے اس قدر زنگ اور خیالات دور ہو جائیں۔ وہ کس طرح فوراً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص اتنی جلدی

دوسرے کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔ وہ یقیناً مایوس ہو جائے گا۔ سب سے لڑے گا۔ اور اس کو کسی میں کوئی خوبی نظر نہیں آئے گی ایسا شخص جو چاہتا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو بھی تبلیغ کرے وہ فوراً تبلیغ سننے کے ساتھ ہی مان لے لازمی طور پر ایسے شخص کے دل میں مایوسی پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کا اثر اس پر یہ ہوگا کہ خود بھی محروم ہو جائے گا اور یہ حالت تبلیغ کرنے والے اور جس کو کی جاتی ہے۔ دونوں کے لئے خطرناک ہوتی ہے۔ چاہیئے یہ کہ اگر کوئی اس وقت نہیں سنتا تو اس کے متعلق مایوس نہ ہو۔ اور یہ نہ سمجھے کہ یہ آئندہ بھی نہیں سنے گا۔ بلکہ اس کو پھر سناؤ اور سمجھو کہ اس وقت اس کی طبیعت اچھی نہیں یا کسی کام میں مشغول ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے یہ میری بات نہیں سنتا۔ اس لئے مجھ کو چاہیئے کہ اس وقت نہیں تو کسی اور وقت سناؤں۔ پس دوسرے وقت جب وہ سن سکے سناؤ اس کے مقابلہ میں دوسرا شخص جو ہمیشہ سنانے کے وقت کو آئندہ کے زمانہ پر ڈالتا رہتا ہے کہ پھر سناؤں گا اور پھر سناؤں گا ابھی وقت نہیں آیا۔ وہ بھی کبھی سنا نہیں سکتا۔ حتیٰ کہ اس دنیا سے گزر جاتا ہے۔ پس ایک تو اس لئے حق کے پھیلانے سے محروم رہتا ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے فلاں کو جب کہدیا تو وہ فوراً کیوں نہیں مانتا اور دوسرا اس لئے کہ اسے کہنے کا وقت ہی نہیں ملے گا۔

پس کہنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور منوانے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ آج نہیں مانے گا تو کل مانے گا۔ کل نہیں تو پرسوں مانے گا۔ بعض لوگ متواتر تبلیغ کرنے پر بیس بیس پچیس پچیس سال کے بعد مانتے ہیں۔ تو تبلیغ کے کام میں مایوسی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ مایوسی کا نتیجہ بڑا ہی خطرناک ہوتا ہے۔ مایوس ہونے والے لوگوں کے ذریعہ ہدایت نہیں پھیلا کرتی۔ پس کبھی ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ فلاں شخص نہیں مانے گا۔ دیکھو قرآن کریم میں جن لوگوں کے متعلق آتا ہے **ختم الله علی قلوبهم** آخر ان لوگوں کے دلوں کی مہریں بھی ٹوٹیں کہ نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ مان گئے۔ جس وجہ سے مہر لگائی گئی تھی۔ اس وجہ کو انہوں نے دور کر دیا۔ اس لئے ان کو ہدایت دی گئی۔ جو قفل لگاتا ہے۔ وہ کھول بھی سکتا ہے۔ اور کھولتا ہے۔ یاد رکھو جس طرح قفل عارضی ہوتے ہیں مہریں بھی عارضی ہوا کرتی ہیں۔ جب حالات بدل جاتے ہیں تو مہریں بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ پس مبلغ کے لئے مایوس ہونا بہت ہی خطرناک ہے۔ وہ سمجھ لے کہ اب نہیں تو پھر مان لے گا۔

اور یہ بھی بہت برا طریق ہے کہ تبلیغ کے کام میں سستی کی جائے اور کہا جائے کہ اس سال تو ہم یہ بتائیں گے کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں اور پھر اگلے سال یہ کہ مصلح آنا چاہیئے۔ اور پھر کئی سال کے چکر کے بعد کہیں گے کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اور پھر بتائیں

گے کہ آپ کے دعویٰ کے دلائل یہ ہیں اس طرح وہ بیس پچیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبے عرصہ کا پروگرام تیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی کو نہیں معلوم کہ اس عرصہ تک جس شخص کو تبلیغ کرنی ہے وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ اور خود ہم بھی آخری مسئلہ بتانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پس حق فوراً پہنچاؤ اور دلیری سے پہنچاؤ۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت نہیں سن سکتا تو کل سناؤ۔ لیکن سنانے میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔

یہ مت خیال کرو کہ اگر ہم سنائیں گے تو لوگ گھبرائیں گے۔ یہ سچ ہے کہ جب ہم سنائیں گے تو لوگ ضرور گھبرائیں گے کیونکہ ان کے دلوں پر زنگ ہیں مگر تم مایوس نہیں ہو گے تو پتھر کے دل بھی نرم کر کے اپنے ساتھ ملالو گے۔ کیا تم پہاڑوں کے غاروں کو نہیں دیکھتے۔ یہ غار دریاؤں نے بنائے ہیں۔ پانی برستا ہے اور وہ باہر نکلنے کے لئے زور لگاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اپنا راستہ نکال لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اتنی بڑی بڑی غاریں بن جاتی ہیں جو میلوں میل لمبی ہوتی ہیں۔ یورپ کے لوگ باوجود مشینوں اور بارود وغیرہ کی کثرت کے اتنے بڑے بڑے غار بناتے ہیں۔ بڑی بڑی جدوجہد اور کوشش سے کام لیتے ہیں۔ تب کہیں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن دریا اپنا پورا زور لگاتے ہیں۔ اور جتنا کاٹ سکتے ہیں کاٹتے ہیں۔ اور غاریں بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

پس دونوں نکتوں کو یاد رکھو کہ بعض لوگ جلدی مان لینے والے ہوتے ہیں۔ اور بعض بہت دیر میں اگر ایک جلدی مانتا ہے اس لئے سب کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ بھی جلدی مان لیں گے اور اگر ایک دیر میں ماننے والا ہے تو سب کے متعلق یہ نہیں خیال کر لینا چاہیئے کہ وہ دیر ہی سے مانیں گے۔ تبلیغ میں دونوں قسم کے لوگوں کی حالت کو مدنظر رکھو کہ تبلیغ جلدی اور مناسب طریق پر کرو۔ جس نے جلدی ماننا ہے وہ جلدی مان لے گا۔ اور جو جلدی نہیں مانتا۔ اس کے متعلق مایوس مت ہو۔ لگے رہو۔ آخر وہ مان لے گا۔ مایوس ہونے کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ تمہیں علم ہو کہ اس نے محروم ہی مرنا ہے۔ اور اس علم کا ذریعہ خدا کا الہام اور وحی ہو سکتی ہے۔ لیکن تمہیں جب الہام اور وحی نہیں ہوئی ہے تو پھر مایوس مت ہو۔ اور تبلیغ میں لگے رہو۔ ایک دن میں دو دن میں سال میں دو سال میں مان لینا ضروری نہیں۔ تم یہ خیال رکھو کہ آخر مانے گا۔ ممکن ہے کہ اس نے بہت لمبے عرصہ کے بعد ماننا ہو۔ اور تم لمبے عرصہ کی تبلیغ سے گھبرا کر چھوڑ دو۔ حالانکہ جس دن اس کو تبلیغ کرنا چھوڑو وہی وقت اس کے حق قبول کرنے کا وقت ہو۔ اس حالت میں تمہارا تبلیغ چھوڑنے کا نتیجہ اس کی محرومی اور تمہاری ناکامی ہو گا۔

پس دونوں باتوں کو مدنظر رکھو۔ تبلیغ میں سستی نہ کرو۔ اور لوگوں سے مایوس مت ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری تبلیغ میں برکت ڈالے گا۔ اور اس سے تمہارا وہ فرض ادا ہو گا۔ جو تمہارے ذمہ تھا۔

اللہ تعالیٰ تمہاری سستی دور کرے۔

(الفضل ۳۰ر نومبر ۱۹۲۲ء)

27/7